اسلام کا مرد جری......

محمد سعید علوی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمر ابن خطاب، لقب فاروق اور کنیت ابو حفص ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نسب نویں پشت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کے چھٹے سال ۳۳ سال کی عمر میں اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبل چالیس مرد اور گیارہ عورتیں نور ایمان سے منور ہوچکی تھیں۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ سفید مائل بہ سرخی تھا، رخساروں پر گوشت کم، قد دراز تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب لوگوں کے درمیان کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے نظر آتے، یوں معلوم ہوتا گویا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری پر سوار ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زبردست بہادر اور طاقتور تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلمان ہوجانے سے اسلام کو بہت زیادہ تقویت حاصل ہوئی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار خاندان قریش کے باوجاہت اور شریف ترین لوگوں میں ہوتا۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ سے مدینہ کی طرف اعلانیہ ہجرت کی۔ لیکن کفار میں سے کسی کو بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا راستہ روکنے کی ہمت نہ ہوئی، خلیفہ دوم سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ خوش قسمت انسان ہیں کہ جن کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔ (ترمذی)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ سے جھولی پھیلا کر مانگا کہ: ''اے اللہ عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے اسلام کو عزت وطاقت عطا فرما''۔

اسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''مراد مصطفیٰ'' کے لقب سے بھی پکارا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تائید اور رائے کے مطابق ستائیس آیات نازل ہوئیں اور آپ کی شان میں چالیس سے زائد احادیث نبوی موجود ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی زوجہ محترمہ اورام المومنین ہونے کا شرف بھی حاصل ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلمان ہو جانا فتح اسلام تھا، ان کی ہجرت نصرت الٰہی اور ان کی خلافت اللہ کی رحمت تھی، حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اے (عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، شیطان جب تم کو کسی راستہ پر چلتا ہوا دیکھتا ہے تو اس راستہ میں میری جان ہے، شیطان جب تم کو کسی راستہ پر چلتا ہوا دیکھتا ہے تو اس راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے کو اختیار کر لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ: بلاشبہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔ (ترمذی)

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد تمام غزوات میں شرکت کرتے ہوئے کفار کے خلاف شجاعت و بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مل کر دین اسلام کی اشاعت وغلبہ کے لئے بہت کام کیا۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دور خلافت میں اس بات کا تجربہ ہو چکا تھا کہ ان کے بعد مسند خلافت کے لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے، حضرت عمر فاروق اللہ تعالیٰ عنہ کے انتخاب کے لئے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خفیہ رائے شماری کا طریقہ اختیار کیا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اعلیٰ مشاورتی کونسل اور جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشورہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانشینی کا اعلان کیا۔ بعض مورخین کے مطابق رائے شماری کے دوران چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزاج سخت ہے، اگر وہ سختی پر قابو پا نہ سکے تو بڑا سانحہ ہوگا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سختی میری نرمی کی وجہ سے ہے، جب تنہا ان پر (خلافت کی) ذمہ داری عائد ہوگی تو یقیناً جلال و جمال کا امتزاج قائم ہوگا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تواضع کی صفت بہت زیادہ تھی، باوجود کہ بڑے بڑے بادشاہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام اور تذکرے سے کانپ جاتے ہیں، زہد و تقویٰ کی یہ حالت تھی کہ بیت المال میں سے اپنا وظیفہ سب سے کم مقرر کیا، جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ضرورت کے لئے بہت کم تھا اور کئی مرتبہ بیت المال سے قرض لینے کی نوبت آ جاتی، لباس کا یہ حال تھا کہ سال بھر میں صرف دو ہی جوڑے کپڑوں کے اور وہ جب پھٹ جاتے تو ان پر چمڑے اور ٹاٹ کے پیوند لگاتے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لباس میں سترہ پیوند شمار کئے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خشیت الٰہی اور خوف آخرت بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ زکوٰۃ صدقات بہت

کثرت سے دیا کرتے تھے، آخری عمر میں ہمیشہ روزہ سے رہتے تھے، سوائے ایام منوعہ کے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی رعایا کی خبر گیری کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر گشت کیا کرتے تھے، جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جہاد پر گئے ہوتے ان کے گھروں کی ضروریات کا خیال کرتے اور ان کے لئے بازار سے سامان وغیرہ خود خریدتے اور ان کے گھروں میں پہنچاتے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی صوبہ یا علاقہ میں کسی کو گورنر وغیرہ مقرر کرتے تو اس کی عدالت وامانت لوگوں کے ساتھ معاملات کے بارے میں خوب تحقیق کرتے اور پھر اس کو مقرر کرنے کے بعد اس کی مسلسل نگرانی بھی کرواتے اور رعایا کو حکم تھا کہ میرے حکام (گورنر) سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے تو بے خوف وخطر مجھے اطلاع دو، اپنے احکام کو مقرر کرتے وقت ایک پروانہ لکھ کر دیتے جس پر یہ دایات درج ہوتیں "باریک کپڑا نہ پہننا، چھانے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھانا، اپنے مکان کا دروازہ (عوام پر) بند نہ کرنا، کوئی دربان نہ رکھنا، تاکہ جس وقت بھی کوئی حاجت مند تمہارے پاس آنا چاہے بے روک ٹوک آجاسکے، بیماروں کی عیادت کو جانا، جنازوں میں شرکت کرنا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ ہر نماز کے بعد مسجد کے صحن میں بیٹھ جاتے اور لوگوں کی شکایت سنتے ہوئے موقع پر احکام جاری کرتے، راتوں کو گشت کرتے اور دوران سفر راہ چلتے لوگوں سے مسائل وحالات پوچھتے، دور دراز علاقوں کے لوگ وفود کی صورت میں حاضر ہو کر اپنے مسائل سے آگاہ کرتے اور بعض مرتبہ آپ مختلف علاقوں کا خود دورہ کر کے لوگوں کے مسائل وشکایات کو دور کرتے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدل وانصاف سے مسلم وغیر مسلم ہر کوئی نفع اٹھاتا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سنہرا دور خلافت مسلمانوں کی فتوحات وترقی اور عروج کا زمانہ تھا، مسلمان اس قدر خوشحال ہوگئے تھے کہ لوگ زکوٰۃ لے کر نکلتے تھے، ان کو آسانی کے ساتھ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہیں ملتا تھا، یہ سب کچھ خلافت راشدہ کے مقدس نظام کے عملی نفاذ، رعایا پروری اور عدل وانصاف کا نتیجہ تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں مسلمانوں کو بے مثال فتوحات اور کامیابیں حاصل ہوئیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیصر وکسریٰ کو پیوند خاک کر کے اسلام کی عظمت کا پرچم لہرانے کے علاوہ شام، مصر، عراق، جزیرہ، خوزستان، عجم، آرمینہ، آذربائیجان، فارس، کرمان، خراسان اور مکران (جس میں بلوچستان کا بھی کچھ حصہ آجاتا ہے) فتح کئے۔ آپ کے دور خلافت میں ۳۶۰۰ علاقے فتح ہوئے۔ ۹۰۰ جامع مسجد اور چار ہزار عام مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں بیت المال یعنی خزانہ قائم کیا، عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کئے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تاریخ سن قائم کیا جو آج تک جاری ہے، امیر المومنین کا لقب اختیار کیا، فوجی دفتر ترتیب دیا، دفتر مال قائم کیا، پیمائش جاری کی، مردم شماری کرائی، نہریں کھدوائیں، شہر آباد کروائے، ممالک مفتوحہ کو صوبوں میں تقسیم کیا، دریا کی پیداوار اور محصول لگایا اور محصل مقرر کئے، حربی تاجروں کو ملک میں آنے اور تجارت کرنے کی اجازت دی، جیل خانہ قائم کیا، اصلاح کے لئے "درہ" کا استعمال کیا، راتوں کو گشت کر کے رعایا کا حال دریافت کرنے کا طریقہ نکالا، پولیس کا محکمہ بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم کیا، جابجا

فوجی چھاؤنیاں قائم کیں، رضا کاروں کی تنخواہیں مقرر کیں، گھوڑوں کی نسل میں اصیل اور مجنس کی تمیز قائم کی جو اس وقت عرب میں نہ تھی، پرچہ نویس مقرر کئے، مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے آرام کے لئے مکانات تعمیر کروائے، گم شدہ بچوں کی پرورش کے لئے روزینے مقرر کئے، مختلف شہروں میں مہمان خانے تعمیر کروائے، یہ قاعدہ قرار دیا کہ اہل عرب کو (گو کہ کافر ہو) لام نہیں بنا سکتا، مکاتب و مدارس قائم کئے، معلموں اور مدرسوں کے مشاہرے مقرر کئے، مفلوک الحالی عیسائیوں اور یہودیوں کے روزینے مقرر کئے، شراب کی حد کے لئے اسی (۸۰) کوڑے مقرر کئے، تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی، بنوثعلب کے عیسائیوں پر بجائے جزیہ کے زکوٰۃ مقرر کی، وقف کا طریقہ ایجاد کیا، مساجد میں وعظ کا طریقہ قائم کیا، مساجد کے اماموں اور موذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں، مساجد میں راتوں کو روشنی کا انتظام کیا، اس کے علاوہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عوام کے لئے بہت سے فلاحی و اصلاحی احکامات اور اصلاحات جاری کیں، علامہ شبلی نعمانی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہرہ آفاق سوانح عمری ''الفاروق'' میں رقمطراز ہیں کہ ''تمام دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسا حکمران دکھا سکتے ہو؟ جس کی معاشرت یہ ہو کہ قمیض پر دس دس پیوند لگے ہوں، کاندھے پر مشک رکھ کر غریب عورتوں کے ہاں پانی بھر آتا ہو، فرش خاک پر پڑا رہتا ہو، بازاروں میں پھرتا ہو، جہاں جاتا ہو تنہا جاتا، اونٹوں کے بدن پر اپنے ہاتھ سے تیل ملتا ہو، در و دربار، نقیب و چاؤش حشم و خدم کے نام سے آشنا نہ ہو اور پھر یہ رعب و ادب ہو کہ عرب و عجم اس کے نام سے لرزتے ہوں اور جس طرف ہو زمین دھل جاتی ہو، سکندر و تیمور، تیس تیس ہزار فوج کا رکاب میں لے کر نکلتے تھے، جب ان کا رعب قائم ہوتا تھا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سفر شام میں سواری کے ایک اونٹ کے سوا اور کچھ نہ تھا، چاروں طرف شور و غل پڑا ہوا تھا کہ ''مرکز عالم'' جنبش میں آ گیا ہے۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان و شوکت اور فتوحات اسلامی سے باطل قوتیں پریشان تھیں، ۲۷ ذوالحجہ ۲۳ھ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ حسب معمول نماز فجر کے لئے مسجد میں تشریف لائے اور نماز شروع کروائی۔ ابھی تکبیر تحریمہ ہی کہی تھی کہ ایک شخص ''ابولولو فروز مجوسی'' جو پہلے سے ہی زہر آلود خنجر لئے مسجد کے محراب میں چھپا ہوا تھا اس نے خنجر کے تین وار آپ کے پیٹ پر کئے جس سے کافی گہرے زخم آئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیہوش ہو کر گر گئے اس دوران قاتل کو پکڑنے کی کوشش میں مزید صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم زخمی ہو گئے اور قاتل نے پکڑے جانے کے خوف سے فوری خودکشی کر لی۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زخم درست نہ ہوئے اور پانچویں روز ''یکم محرم الحرام'' کو دس سال چھ ماہ اور دس دن تک ۲۲ لاکھ مربع میل زمین پر نظام خلافت راشدہ کو جاری کرنے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۶۳ برس کی عمر میں جام شہادت نوش کیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ حضرت صہیب رومیؓ نے پڑھایا اور ''روضہ نبوی'' میں خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن ہوئے، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

☆☆☆